

سَرَّ الْمُحَابَبِ

سلام و منقبت

شَهَادَةُ ابْنِي

يَا حَسَينَ



سید عدنان شاہد



کتاب ہزار ہے

Sponsored by:

سید سلیم عباس نقوی البخاری
سید ارسلان شاہ نقوی البخاری



زید مطاعد کتاب یہ عنوان ثابت کے ایسا پڑھائی گئی ہے اور اس کے
جملہ حقوق اور قن کی تمام ہر ذمہ داری انہی مکھن ہے۔ پیشہ یا پڑھنے قلعہ
ذمہ داریں۔ ادارہ اردو گنج دفاتر کام کی تہیش سے یہ کوشش رہی ہے
کہ قارئین تک بہترین اور اغلاط سے پاک ادبی مواد پہنچایا جائے اور
اس ضمن میں ہر امکانی کوشش کو روئے کار لایا جاتا ہے تاہم غلبی کی
نشاندہی کا خیر مقدم کیا جاتا ہے تاکہ آئندہ اثاثت میں اس کی درستی کی
جائے۔ (ادارہ)



آٹ لینڈ، اردو بازار پوک اعظم (بی) فون: 0302-7844094



گاؤں رووال سیداں، ڈاکخانہ پنوجوال
تحصیل وضع سیالکوٹ (پنجاب) پاکستان

<i>Instagram:</i>	adnan_abbas_Shahid
<i>Youtube:</i>	SyedAdnanshahid
<i>Facebook:</i>	facecebook.com/adnanshahidnohakhawan/
<i>Email:</i>	Adnan.abbas.skt@gmail.com
<i>WhatsApp:</i>	00966590893763
<i>Contact:</i>	00923466664533
<i>Twitter:</i>	http://twitter.com/NohaKhwan51278=09

احتفاق: تمام تصرفات ”سید عدنان شاہد“ کی تجویل میں ہیں

ناشر: اردو سخن پاکستان

نحو و اول: 14 جولائی 2021ء

- ◆ کمپوزنگ: شہریار ناصر
- ◆ سروق: سید حیدر علی 0307-4348505
- ◆ قمر سرور 0300-6166389
- ◆ اہتمام: شجاع شاہزاد
- ◆ طباعت: شیر بانی پریس، ملتان
- ◆ قیمت: 500 روپے (30 یورو، 40 ڈالر)



آرٹ لینڈ، گلزاری روڈ، اردو بازار چوک اعظم (لیہ) فون: 0302-7844094

www.urdusukhan.com

انتساب

محمد وآل محمد کی نذر جو وجہ کائنات ہیں

اور

والدگرامی سید شاہد حسین نقوی البخاری

والدہ ماجدہ سیدہ ذکیرہ بانو شاہد نقوی البخاری

برادرم سید ارسلان شاہد نقوی البخاری

پسرم سید محمد قاسم نقوی البخاری

سید محمد مسلم نقوی البخاری

دختر سیدہ ارج زہرہ نقوی البخاری

کے نام!

جو میری کائنات ہیں



فہرست

9	ناصر ملک	سید عدنان شاہد کا حسن تخلیق
11	شجاع شاذ	مودت سے بھرا ہوا شاعر
13	رفیقِ لودھی	سرائے حسینؑ سے عدنان شاہد
15	سید عدنان شاہد	پیش لفظ

22	حمد باری تعالیٰ	میرا کوئی نہیں ہے تیرے سوا حکوم اللہ
24	نعمت رسول مقبول ﷺ	رحمتِ دو جہاں محمدؐ بیں

26	محفل جبی ہوئی ہے سرائے حسینؑ میں	
28	ہم پر کرم خدا کا ولادت حسینؑ کی	
30	نوح سنارہ ہوں میں گھر گھر حسینؑ کا	
32	صح النورِ خدا آلِ محمدؐ پر درود	
34	خوش ہے فلک بھی آج تو آیا حسینؑ ہے	
36	کعبے کی طرح دل میں اتر آئیں گے حیدر	
38	سورج جہاں جھکا ہے وہ در فاطمہؓ کا ہے	
40	سلام ان پر کہ وہ شاہِ مجتبیؓ ہیں حسنؑ	
42	زینبؓ نے سمجھی لاشے اٹھائے سرِ مقتل	
44	نمازِ عشق سکھائی حسینؑ نے آکر	

46	یوں آ رہی ہے مجھ کو صد اکر بلا چلو
48	کوفہ کو کہ کربل ہو بہا خون علیؑ کا
50	بابا حسینؑ آؤ سکینہؑ بلا تی ہے
52	جو محمدؐ کی ہے صورت چلے حیدر جیسا
54	فُزُّث وَرَبُ الْكَلْمَةِ
56	بہت دنوں سے بلا تا ہے کر بلا مجھ کو
58	مدینہ چھوڑ کے آئے تھے اک صد اکے بعد
60	یا محمدؐ نے پکار کیسا؟
62	علیؑ علیؑ مر انگرہ ہے حق علیؑ مولا
64	پیروں کے آباؤں میں اثر کر بلا کا ہے
66	دل دھڑکتا ہو علیؑ مولا
68	یا نبیؐ وعدہ نبھانے کے لیے آیا ہوں
70	دینِ حق کی نماز مولًا ہیں
72	جتنی توفیق ہے اتنا تو یہاں ماتم کر
74	خاکِ شفابنا گئے کربل کی خاک کو
76	قرآن سمجھنا ہے تو شیرؒ کو سمجھو
78	کربل کو سجا یا ہے حسینؑ انؓ علیؑ نے
80	شبیرؒ کوں ہیں یہ بتانے کا وقت ہے
82	ہائے عباسؓ مری پیاس بھانے کے لیے
84	ذات رب کی سمندر کنارہ علیؑ
87	با خدا میری کل کائنات علیؑ

سید عدنان شاہد کا حسن تخلیق

زیرِ مطالعہ کتاب بظاہر حمد، نعت اور منقبت پر مشتمل ایک شعری مجموعہ ہے مگر درحقیقت یہ زندگی بھر کی عقیدتوں اور بے پایاں محبوتوں سے گندھے ہوئے اُن جذبات کے اظہار یہی ہیں جو حسن تخلیق اور ذوق تخلیل کے آئینہ دار قرطاس پر بڑے سلیقے سے ثبت کیے گئے ہیں۔ ان پیرايوں کا مقام ایک رنگ رنگ گل دستے کا ہے جس میں حمد کے ذریعے تخلیق کی خالق سے گنتگو، نعت کی وساطت سے نعت گو کے دل میں برآ جمان ذات مقدس کے عکسِ جمیل کی رعنائیوں کا احوال اور اپنے حاصلِ دید کا بیان ہے اور پھر اہل بیتؑ کی مودت اور عقیدت کی خوشبوؤں کے شہر آباد ہیں۔ اس شہرِ دل آویز میں سعادتوں کے ماجرے بھی رقم ہیں، مصائب و تکالیف کی کہانیاں بھی ثابت ہیں اور فضائل و محسن کے باب بھی قائم کیے گئے ہیں۔ بلاشبہ سید عدنان شاہد نے یہ گلشنِ خون دل دے کے نکھار رکھا ہے۔

سید عدنان شاہد کا تعلق خاندانِ سادات سے ہے اور ان کی پروشِ دکھ اور حزن کی فضائیں ہوئی جس کی وجہ سے اہل بیتؑ کے ذکرِ حسن کے ساتھ ہی ان کے لمحے میں آنسوؤں کی نمی گھل جاتی ہے اور لفظ آہ کا روپ دھار لیتے ہیں۔ انہوں نے حمد کے توڑ کر باری تعالیٰ کے آداب و محسن پر گہری نظر رکھی۔ انہوں نے نعتِ رسول ﷺ کا قصد کیا تو ان کا تخلیقی ہنر عظیم اور دل پذیر فضائے عشق کا مکین ہو گیا اور لفظ لفظ میں عقیدت اور احترام کے پھول کھلنے لگے۔ جب انہوں نے خانوادہ رسول ﷺ کے حسین کرداروں سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرنے کا ارادہ کیا تو کائنات کے معابر، مقدس اور باوقار شاہان کا نبات کا احترام اور مودت ان کے لمحے میں عود کر آئی۔

ایسے میں وہ نوآموز اور شعری میدان میں نووارد ہونے کے باوجود کامل اور پختہ کارشناس اور حقائق کے متلاشی سخن و رکھائی دینے لگے۔ بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ زیر مطالعہ شعری مجموعے کا سب سے حسین، دیدہ زیب اور لائق دیدار پہلویہی ہے۔

سید عدنان شاہد کا ذہن عظیم محبت کی آماجگاہ ہے۔ وہ دنیا کو محبت کے ایک مخصوص تناظر میں دیکھنے کے روادار ہیں۔ ان کے ہاں امتِ مسلمہ کی نفاقتی کا درد موجز ن ہے۔ وہ پیغمبر اسلام ﷺ کی امت کو ایک پلیٹ فارم پر ایک پرچم تلنے دیکھنے کے خواہش مند ہیں اور اتحاد ہیں اسلامیین کے حامی ہیں۔ ان کی کتاب کا دوسرا فیض یا ب پہلویہی پیغامِ اخوت و اتفاق ہے۔
دعاء ہے کہ زور قلم اور زیادہ ہو۔

ناصر ملک

اردو سخن پاکستان

مودت سے بھرا ہوا شاعر

اس زمانے میں توحید و رسالت پر ایمان اللہ کا خاص کرم ہے اور پھر سادات کے خون کا حصہ بننا بہت بڑا انعامِ ربی ہے اور یہ سعادت میرے دوست سید عدنان شاہد کو نصیب ہوئی۔ اخلاق اسحاق کے توسط سے میرا تعلق عدنان سے بنا اور پھر دوستی کی معراج کو پہنچ گیا اللہ ہماری دوستیاں قائم و دائم رکھے۔ آمین!

آل رسول ﷺ کی نسبت کے ساتھ ساتھ محمدؐ و آل محمدؐ کا شاخوان ہونا یہ اللہ کا وہ کرم ہے جو بہت سے سادات کے حصے میں نہیں آتا اللہ ایسی رو جیں کم پیدا کرتا ہے جو اللہ کے خاص نظام کو چلانے کے لئے مقرر کی جاتی ہیں۔

عدنان ایک نرم دل، محبت بانٹنے والا شفیق انسان ہے

انسانیت کے راہ پر چلنے والی انسان کی معراج ہے

وہ ایک سچا اور کھرا محبت کا پیکر ہے

اس کی سچائی اور مودت آپ اس کے کلام میں دیکھ سکتے ہیں۔

شاعر بڑا یا چھوٹا نہیں ہوتا شاعر تو شاعر ہوتا ہے جس نے ایک شعر بھی کہہ دیا آں محمدؐ پر اور اس نے حق ادا کر دیا۔ وہ شاعر ہے۔

سید عدنان کے کچھ اشعار پیش ہیں:

خون بہتا ہے مری آنکھ سے اشکوں کی جگہ
کربلا جاری ہے ہر سمت یہاں ماتم کر

میرے لیے مقامِ عقیدت ہے اس لیے
آنکھوں سے چوتا ہوں زیارتِ حسینؑ کی

پیروں کے آباؤں میں اثرِ کربلا کا ہے
رختِ سفر ہے پیاس، سفرِ کربلا کا ہے

عدنان آخرت بھی مکمل ہے دنیا بھی
جس جس نے اپنے دل میں بسایا حسینؑ ہے

دنیا کو یہ دکھانا بھی حکمتِ خدا کی تھی
جو ہر علیؑ کے سارے دکھائے حسینؑ میں

جو آگئی کے لیے ڈوبے ہیں سمندر میں
اس آگئی کا کنارہ ہے حقِ علیؑ مولا

اور شعرِ دیکھیں:

محفلِ جمیٰ ہوئی ہے سرائےِ حسینؑ میں
یوں عشقِ گھل گیا ہے گدائےِ حسینؑ میں
آج کے اس دور میں جبکہ سو شل میڈیا اور لبرل ازم کے فروغ کے لئے لوگ مذہب سے دور
ہو رہے ہیں وہاں ایسی محبت و مودت کا اظہار کرنا کسی نعمت سے کم نہیں۔

مجھے عدنان سے محبت ہے یہ خونِ آلی رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ ہے اور فخر ہے کہ میرا دوست ہے اور مولا

علیٰ کے فرمان کے مطابق دوستی نجھانے والا دوست ہے۔

اللہ تعالیٰ تن پاکؒ کے صدقے اس پر مزید کرم کرے اور یہ یونہی شانِ اہل بیتؐ بیان کرتا

رہے۔

اللہ سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

دعا گو

شجاع شاذ



سرائے حسین سے عدنان شاہد

ہر شاعر کے اندر ایک کربلا آباد ہے۔ ہر شاعر شعر کو اعتبار بخششے کے لیے ایک کرب کی کیفیت سے گرتا ہے۔ جس شعر کے استعارے تشبیحات واقعہ کربلا سے مل گئی ہوں۔ اس شعر کے اندر ایک عجیب کرب دھائی دیتا ہے۔۔۔ اور اگر کوئی شاعر سلام اور منقبت اور نوحہ کہتا ہو۔۔۔ سید عدنان شاہد سے میرا تعلق ان کے مجموعہ کلام سرائے حسین کی شاعری کے سبب ہوا۔ سید عدنان شاہد ہمارے دوست شجاع شاذ کے دوست ہیں اور شجاع کا حکم تھا کہ میں سرائے حسین کی شاعری پر کچھ نہ کچھ ضرور لکھوں۔

شجاع نے سید عدنان شاہد کی شاعری مجھے ارسال کی ہے۔ سید عدنان کی شاعری کا محکم واقعہ کربلا ہے۔ سید عدنان کے حرف حرف کے اندر ایک کرب محسوس ہوتا ہے۔ ویسے بھی کرب و بلا کا دکھ ہماری اردو شاعری کے اندر دھڑکتا ہے۔ سید عدنان نے بہت مشکل موضوعات کو آسان اور سید ہے لفظوں میں کہنے کی کوشش کی ہے وہ کہاں تک کامیاب رہا یہ معاملہ قاری اور اس پر چھوڑتے ہیں مگر یہ بات تسلیم کرنا پڑے گی۔ ایک خاص مقصد پر شاعری کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ یہ شاعری ایک خاص مکتب فکر کی شاعری ہے۔ میرزادیمیر اور میرانیس نے کوئی پہلو تھی نہیں چھوڑا اس حوالے سے محسن نقوی کا نام بھی ہمارے سامنے ہے۔ اگر پھر بھی کہیں آپ کے دامنِ دل کو کوئی شعر کھینچتا ہے تو میں سمجھتا ہوں۔ سید عدنان کامیاب رہا۔ ایک بات اور بھی ہمیں تھیں دیتی ہے کہ سید عدنان نے اپنا حصہ ڈالا ہے۔ اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ میہی بڑی بات ہے۔ آپ کو ہر موضوع پر ہرازوں اشعار مل جائیں گے۔ لیکن آپ سید عدنان کو بھی پڑھیں یہ اس

کا حق ہے۔ سید عدنان شاہد کے چند اشعار ملا حظہ فرمائیں:

راضی ہوا جو رب کی رضا میں وہی حق ہے
یوں کر کے دکھایا ہے حسین ابن علی نے

پیروں کے آبلوں میں اثر کربلا کا ہے
رخت سفر ہے پیاس ، سفر کربلا کا ہے
کیا خوبصورت ٹکڑا ہے۔ جن کا رخت سفر پیاس ہو۔ یہ کون سی پیاس ہے۔ دین کو بچانے کی
پیاس۔ نظام محمد گو بچانے کی پیاس۔۔۔ شعر ملا حظہ فرمائیں:

کربل کو سجا�ا ہے حسینؑ ابن علیؑ نے
اسلام بچایا ہے حسینؑ ابن علیؑ نے

پیچھے ہیں سب ترے نمازی اب
آگے شاہِ حجاز مولا ہیں
شاہِ حجاز کی ترکیب بہت عمدہ ہے۔ اب ایک نعت کا شعر ملا حظہ فرمائیں
صبر ایسا کہ جس میں عرفال ہے
سارے عالم کی جانِ محمدؐ ہیں
انیں ودیہؑ نے جو فکری و فنی سطح پر معیار بندی کی ہے اس پر پورا اتنا بہت ہی مشکل ہے
۔۔۔ اگر پھر بھی کوئی شاعر اپنی راہ نکالتا ہے تو یہ بات خوش آئندہ ہے۔
میں سید عدنان شاہد کو بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

خیر اندیش

رفیقِ لودھی

(سیاگلوٹ)

پیش لفظ

کوئی تحقیق کا رہنیں چاہتا کہ اس کی تحقیق نامکمل ہوا اور اس کی تخلیق خوبصورت نہ ہو۔ مالک کا بہت کرم ہے کہ مجھے ایک سادات خاندان میں پیدا فرمایا۔ میری جنم بھوی شہر اقبال و فیض ہے۔ میرے شہر کو یہ اعزاز ہے کہ یہاں ہر عہد میں کوئی نہ کوئی بڑا شاعر موجود رہا ہے۔

میں 2 ستمبر 1985ء کو سیالکوٹ کے نواحی گاؤں رتووال سیداں میں پیدا ہوا۔ مجھے جب سننے کا شعور آیا تو میں نے جو نام سب سے پہلے سنے وہ نام پنج تن پاک کے تھے۔ میں نے ہر سو کر بلا کا ذکر سننا۔ امام جعفر صادق علیہ سلام فرماتے ہیں کہ جب تمہارے دل میں ہماری اہل بیت کی شخصیت محسوس ہو تو اپنی ماں کو دعا دو اور اللہ کی قسم تمہاری ماں کی نجات کے لئے بھی کافی ہے کہ اس نے تمہیں ہماری محبت میں پروان چڑھایا اور میں اپنے والدین کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے جن کی وجہ سے میرے اندر محمد و آل محمد کی مودت اتنی بھری ہوئی ہے کہ میں جدھر بھی ذکرِ آل محمد ہوتا پہنچ جاتا۔ پھر میں نے ایک گروپ میں شمولیت کی۔ یہ گروپ نوح خوان گروپ تھا۔ دور دراز علاقوں میں پڑھنے کے لیے جاتے۔ جب لکھا ہوا نوح سامنے آتا، مجھے ایسا لگتا جیسے میں حقیقت میں وہاں موجود ہوں اور واقعہ کر بلا میری آنکھوں کے سامنے پیش آتا میں دیکھتا اور بے بُسی کی تصویر بنارہتا۔ مجھے پڑھنے لکھنے کا بہت زیادہ شوق تھا اور اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جس خاندان میں میں پیدا ہوا، اس میں بہت بڑے بڑے ولی گزرے۔ تعارف کرواتا چلوں میرے پردادا سید سردار ولی پیر واجد علی نقوی البخاری مرحوم (رحمۃ اللہ علیہ) خود میں ایک بہت بڑی مثال تھے جن کا ذکر آج بھی کسی جگہ کروں تو لوگ ان کے واقعات سناتے ہیں، میرے دادا پیر مشتاق حسین

نقوی البخاری، ان کا بھی بہت بڑا نام تھا میرے نانا پیر سید عالمدار حسین نقوی البخاری جن کے
 بارے میں اکثر سنتا تھا کہ بہت بڑے عزادار تھے، لکھنے کا بھی بہت شوق تھا اور بہت اپنے شاعر
 تھے، یعنی کہ میرے اندر جذبہ بڑھتا گیا اور میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جس نے مجھے
 زندگی کا اصل مقصد سمجھایا اور کہا کہ آپ میں وہ بات ہے شاہ جی! میری زندگی بدلتی گئی۔ وہ تھے
 میرے استادِ محترم فیصل عباس صاحب۔ میں نے جو پہلا کلام لکھا، اس کی کمپوزیشن میرے استادِ
 محترم فیصل عباس صاحب نے بنائی تھی۔ ہر وقت بس یہی کہتے کہ خود کو اور بہتر کرو اور بہتر کرو اور
 آج وہ وقت آگیا ہے۔ میں بہت شکر گزار ہوں اپنے استادِ محترم کا۔ اکثریت میں جو محفوظ گلتی جس
 میں محمد و آل محمد کے فضائل قصیدے نو حمد خوانی ایک ایسا سماں بتاتا کے ساری رات گزر جاتی اور پتہ
 بھی نہیں چلتا میں محمد و آل محمد کی محبت میں ایسا مگن ہوا کے قلم اٹھایا اور ان کی تعریف لکھنا شروع کر
 دی کچھ مہینوں بعد میرے پہلے کلام کی کمپوزیشن جو استادِ محترم فیصل عباس صاحب نے بنائی تھی اُس
 کو تیار کیا اور اپنی سنگت کو لے کر سٹوڈیو چلا گیا کلام ریکارڈ ہوا لوگوں نے پسند کیا حوصلہ بلند ہوا اور
 منزل کی طرف نکل پڑا 2009ء میں سوچا کہ کتاب لکھوں۔ رات بھر جا گتا اور لکھتا رہتا۔ صبح
 ہوتے ہی دوستوں کے پاس جاتا اور سناتا۔ کچھ کہتے واہ واہ کیا کہنے اور کچھ کے چہرے مایوس نظر
 آتے اور اگر میں کہتا کہ اب میرے والا کلام پڑھنا ہے تو کہتے کہ پہلے یہ والا تیار کر لیں، پھر
 پڑھیں گے۔ وقت گزرتا گیا اور ان کے ایسے رویوں نے مجھے بہت چوٹ پہنچائی اور میرا کلام
 وہیں کا وہیں رہ گیا۔ ان میں سے ایک میرا پچپن کا دوست تھا جو مجھے کہتا کہ ایک دن آئے گا جب
 میرے سید کا نام ہو گا اور ہر کوئی میرے سید کا کلام پڑھے گا۔ اُس کو مجھ پر خود سے زیادہ لیقین تھا۔
 وہ تھا میرا دوست ملک تو صیف حیدر۔۔۔ اُس نے کئی بار میری وجہ سے سب کو چھوڑ دیا۔ میں کہتا
 کہ ایسا کیوں کیا؟ تو وہ کہتا کہ جو تیر انہیں وہ میرا بھی نہیں۔ دوسرے لوگوں پر افسوس تو بہت ہوا مگر
 خوشی اس بات کی ہوئی کہ اُس وقت اگر وہ ایسا نہ کرتے تو شاید میں آج اس مقام تک نہ پہنچتا۔
 گھر آیا، ابو جان سے بات کی تو ابو جان نے کہا کہ تم خود لکھو اور ذکرِ آل بیت سے اپنے دل کو

روشن کرو۔ یہی روشنی تمہاری منزل تک لے جائے گی۔ انشاء اللہ۔ ابو جان کی اس بات کو لے کر آگے نکل پڑا۔ اکیلا ہی ادھر ادھر بھاگتار ہا اور پھر 2014ء میں میرا ایک الٰم منظر عام پر آیا۔ صدقہ محمدؐ وآل محمدؐ، میری سوچ سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے عزت دی۔ ساتھ ساتھ ماں باپ کا خیال، گھر کی ذمہ داریاں اور لکھنے کا جنون، محمدؐ وآل محمدؐ کے عشق کا جنون اس طرح سوار ہوا کہ پھر ایک کلام ریکارڈ کیا۔ تاجدار حرم!۔۔۔ وہ میری پیچان بن گیا۔ پیچان اس طرح کی بنی کہ اس کلام کو پڑھنے کے کچھ عرصہ بعد اپنے آبائی شہر مدینہ پاک پہنچ گیا۔ وہاں دوسال کا عرصہ گزار اور میری زندگی کے یہ دوسال ایک طرف اور پوری زندگی ایک طرف۔۔۔ کبھی کبھی ابو جان یہ بات مجھ سے کہتے کہ بڑی مودت کے ساتھ تم نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کو اتنا پسند آیا کہ اپنے پاس ہی بلا لیا اور میں کہتا کہ ابو جی یہ سب آپ والدین کی دعاؤں کا شمر ہے، میں ناچیز اس قابل نہیں تھا جس قابل میرے اللہ نے مجھے بنادیا۔

مجھے حج کی توفیق ملی۔ حج کیا اور اپنے خاندان کا پہلا سب سے کم عمر حاجی ہونے کی سعادت مجھے میرے رب نے عطا کی اور میرے والدین کی پرورش نے مجھے اس قابل کیا کہ میرے خاندان کے جتنے بھی افراد دنیا فانی سے رخصت ہو چکے ہیں ان کے نام کا عمرہ ادا کیا۔ الحمد للہ! یہ ہر کسی کو شرف حاصل نہیں ہوتا۔ مدینہ منورہ پاک میں جو گھر لیا، وہ بالکل سر کار در دنیا کے روضہ مبارک کے قریب تھا۔ اتنا قریب کہ آتے جاتے زیارت ہوتی تھی۔ میری کیفیت کیا ہو جاتی، یہ بیان سے باہر ہے۔ میرے پاس میرے اپنے آتے رہتے تھے۔ ایک ہجوم تھا۔ میرے والدین کی تربیت اور خون سادات کی تاثیر ہے جو میرے رب نے مجھے اس قابل سمجھا اور ان کا موس کے لئے چُنا۔

یہاں جن ہستیوں کی قبر مبارک ہیں سجادہ اللہ آقا محمد مصطفیٰ صلتہ اللہ علیہ وسلم، آقا زادی سیدہ بی بی فاطمہ الزہرہ، مولا امام حسنؑ، مولا امام سجادؑ، مولا امام جعفر صادقؑ ان کے پاس ہی میرا وقت گزرا۔ ان پاک ہستیوں نے مجھے مہر لگائی اور لفظ عطا ہوتے چلے گئے، جو سکون مجھے مدینہ پاک میں ملا،

شاید ہی کہیں اور ملے۔ میں ان تمام زیارات کا شرف حاصل کر چکا ہوں۔ جس جگہ قران اور ان ہستیوں کا نزول ہوا، جن گلیوں میں یہ ہستیاں چلتی تھیں، میں آج بھی اس خاک سے ان کے پیروں کی مہک اپنی سانسوں میں بھرتا ہوں، جس در پر جبرائیل علیہ السلام نوکر بن کر آتے تھے، مقامِ فدک، مقامِ بدر، مقامِ احمد، مقامِ خیر، مقامِ خندق، مقامِ غار حرا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر، ان کی والدہ کی قبر مبارک، وہ چشمِ زم زم سے جسم و روح کو سیراب کرنا، شہزادہ علی اکبرؑ کی سیر گاہ، امام سجادؑ جس جگہ کربل کے بعد آ کر رہبہ رے اور چالیس سال تک دن رات رو تے رہے، وہ مقام جب مدینہ چھوڑنے سے پہلے امام حسین علیہ السلام نے آخری خطبہ دیا، سرکار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا کھجوروں کا باعث اور بھی بہت سے ایسے مقامات کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ الحمد للہ!

میری دعا ہے کہ مجھ جیسا خوش قسمت ہر کوئی ہو۔ میں!

پھر میری محبت اہل بیتؐ سے اس طرح مضبوط ہوئی کہ قلم بس چلتی ہی گئی۔ مجھے وہ عطا کرتے گئے اور میں لکھتا گیا۔ پھر میرے دوست اخلاق احراق کے توسط سے میرا رابطہ بہت ہی خوبصورت انسان اور شاعر ملک شجاع شاذ صاحب سے ہوا۔ روزانہ کی گفتگو سے بات دوستی تک پہنچی اور دوستی کب پیار میں بدلتی پتھری نہیں چلا۔

میں بہت شکر گزار ہوں شجاع بھائی کا جنہوں نے مجھے پہچانا اور میری حوصلہ افزائی کی۔ مجھے شعر کی تفہیم اور پرکھ سکھائی۔ میری شاعری اور میرے سلام کو پسند فرمایا۔ میں نے اس دشت کی بہت خاک چھانی ہے تب جا کہ یہ نہ آیا ہے۔ شجاع بھائی کی محبت اور حوصلہ افزائی میں کبھی نہیں بھول سکتا۔

یہ پورا سفر طکر نے میں مجھے پورے بارہ سال لگ گئے۔ میں سید ہوں اور سید ہونے کے ساتھ ساتھ میری ایک ذمہ داری تھی کہ میں اپنے آباؤ اجداد کی شان خوانی کروں اور میں نے پوری کوشش کی، بہتر سے بہتر لکھنے کی۔ میری زندگی میں اور یہاں تک پہنچنے میں میری فیملی کا بہت اہم

کردار ہے، خاص طور پر میری بیوی، میرے بہن بھائی اور میرے والدین کا اور میں اپنے اللہ کا شکرگزار ہوں جس نے مجھے اس قابل کیا۔

میں بہت زیادہ شکرگزار ہوں جناب فرحت عباس شاہ صاحب کا، میری حوصلہ افزائی کی اور میری کتاب پر اپنی رائے دی۔ میں شکرگزار ہوں شجاع بھائی کا اور فتح لودھی بھائی کا کہ انہوں نے میری کتاب پر اپنی قیمتی رائے سے نوازا، میری حوصلہ افزائی کی۔ مولا آپ دوستوں کو خوش رکھے۔

میں احسان مند ہوں جناب ناصر ملک صاحب کا کہ آپ نے گونا گوں مصروفیات کے باوجود کتاب پر اپنے خیالات کا انہما کیا اور کتاب کی اشاعت کے مرحلے کو خوبصورتی سے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ مولا آپ کو خوش رکھے!

جو میں نے سوچا تھا، آج اس منزل کے زینے پر میرا پہلا قدم ہے اور اس سفر میں میرے ساتھ میرے بزرگوں کی دعائیں تھیں جن میں میرے انکل مرحوم سید ارشد حسین نقوی البخاری مرحوم، سید اشfaq حسین نقوی البخاری مرحوم، سید آفتاب حسین نقوی البخاری، آج یہ سب اگر ہوتے تو بہت خوش ہوتے۔ میں ان سب کی بہت کمی محسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے آمین۔ میں بہت شکرگزار ہوں اپنے ان بزرگان کا جن میں آزمری کیپٹن ریٹائرڈ حاجی سید غلام عباس نقوی البخاری، چیف وارنٹ آفیسر سید پرویز حسین نقوی البخاری، سید ابرار حسین نقوی البخاری، سید منور حسین نقوی البخاری، اپنے پچھا سید نوید عباس نقوی البخاری، سید عاصم رضا نقوی البخاری، اپنے ماموں سید وقار حسین نقوی البخاری، سید اذ کار حسین نقوی البخاری، ڈاکٹر سید ضیاء حسین نقوی البخاری، ان سب کا تہذیب سے شکرگزار ہوں جن کی دعاؤں کا سلسلہ اب بھی میرے لئے جاری ہے۔ میرے کچھ مغلظ بھائیوں اور دوستوں نے میرا بہت ساتھ دیا جس میں میرے بہت پیارے ہر دل عزیز بھائی سید شبر نقوی البخاری، علامہ سید نجم عباس نقوی البخاری، سید جنید اشراق نقوی البخاری، سید یاور عباس نقوی البخاری، علامہ سید تنزیل اشراق نقوی

البخاری، سید خرم شہزاد نقوی البخاری (ایرفورس)، سید عظمت علی شاہ یہ میرے دوست بھی ہیں اور بھائی بھی، یہ ہر لمحہ میرے ساتھ کھڑے رہے۔۔۔ میں ان سب کا بہت مشکور ہوں۔ ان کے ساتھ ساتھ میرے کچھ کزن جن میں سید سہیل آفتاب، سید فرقان اشراق، سید محسن آفتاب، سید نوشیل آفتاب، سید احسن آفتاب، سید علی تراب، سید زین العابدین، سید واجد علی، سید شمس علی، سید وصی شاہ، سید قلب عباس، سید علی عمران شاہ حیدر، سید محسن منور، سید تعمیم حیدر میں ان سب کا بھی بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ ان سب کو سلامت رکھے۔ آمین!

اس کتاب کو منظہر عام پر لانے میں سب سے بڑا اور اہم کردار میرے بھائی سید ارسلان شاہ دنقوی البخاری اور سید سلیم عباس نقوی البخاری کا ہے جنہوں نے اس کو سپانسر کیا، میری حوصلہ افزائی کی اور میں یہ کتاب منظہر عام لا پایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو ایسے بھائی دے۔ میں ان کا بھی بہت شکرگزار ہوں۔ باقی جو چند دوست ہیں میری زندگی میں، ان میں ملک شجاع شاذ صاحب، میرے استاد فیصل عباس صاحب، عمران اشرف (اکیٹر)، عباس اشرف (اکیٹر)، ملک عامر اعوان (منگر)، سید مدثر امتیاز نقوی البخاری، اخلاق اسحاق، بلال احمد، تو قیر عباس، بلال یوسف، سید پیر حسین نقوی البخاری، سید عون نقوی، افتخار اچپوت، ملک غلام رضا، ملک تو صیف حیدر، عون عباس حضری (سارنگ پروڈکشن) سید سجاد شاہ، فیضان شاہ، فیصل شاہ، ملک زعیم حیدر، سید امیر علی شاہ۔۔۔ یہ دوست ہیں جن کا پیار اور خلوص ہمیشہ میرے ساتھ رہا۔ میں ان کا تہذیب دل سے شکرگزار ہوں۔

فرمانِ مولا علیٰ ہے کہ دنیا کا سب سے امیر انسان وہ ہے جس کے دوست مخلص ہوں۔ شکر الحمد للہ! میں ایک خوش قسمت اور امیر انسان ہوں۔ الحمد للہ! یہ وہی کر سکتا ہے جس پر محمد و آل محمد کا خاص کرم فضل ہو۔

امید کرتا ہوں کہ آپ کو میری کتاب سرائے حسینؒ بہت پسند آئے گی۔ سب احباب سے اپیل ہے کہ جو یہ کتاب پڑھیں، وہ میرے والدین کے حق میں دعا ضرور کریں۔ میرے والدین

نے ہمیں بڑی محنت، مشقت اور مشکلات سے پالا ہے۔ میں اپنے والدین کا ساری زندگی احسان نہیں اتنا سکتا۔ میرے والد محترم نے بہت محنت کی، ہمارے لیے، میں جب بھی اپنا ماضی یاد کرتا ہوں کہ کس طرح سے ہمارے والد دن رات ہمارے لئے محنت و مشقت کرتے تھے اور میں دیکھتا تھا اور سوچتا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ ابو جی! جب میں آپ کا اس طرح کا سہارا بنو گا کہ آپ کو بھی فخر ہو گا اور آج میرے والدین دن رات ہمیں دعا نہیں دیتے ہیں اور یہی میری اصل کمائی ہے۔ میری کتاب سرائے حسینؑ کا جب بھی ذکر ہوتا تو میرے والدین مجھے پوچھتے کہ کب آ رہی ہے تمہاری کتاب؟ اور میں کہتا کہ بہت جلد ان شاء اللہ اور یقین کریں کہ میں بہت خوش قسمت انسان ہوں کہ مجھے ایسے ماں باپ ملے۔ اللہ ان کا سایہ ہمیشہ ہم سب بہن بھائیوں پر قائم دائم رکھے۔ آمین۔

آپ سے التماں ہے کہ سب اپنے والدین کا احترام کیا کریں اور کوشش کریں کہ جتنا ہو سکے ان کے پاس بیٹھا کریں۔ جو دور ہیں، وہ ان سے فون پر بات کر لیا کریں۔ یہ مخصوص رشتہ ہے جو ہر وقت آپ کا اچھا ہی سوچتا ہے۔ آج آپ احساس کریں گے، کل کو آپ کی اولاد آپ کا احساس کرے گی۔ خود کی پہچان کریں۔ ہر کوئی اپنے والدین کا ہیرا ہی ہوتا ہے۔ خود میں تبدیلی پیدا کریں اور امید کریں کہ کل کو کوئی آپ میں سے ہی عدنان شاہد ہو سکتا ہے جو اپنی اس طرح کی تحریر لکھ رہا ہو۔ یہ میں اپنی تعریف نہیں کر رہا، تعریف اس خدا کی ہے جس نے مجھے اس قابل بنایا، میں بس حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ میری یہ کتاب سچ اور حق والوں کے ذکر کی تسبیح ہے۔ میں نے اس میں ایک ایک لفظ حق کا پرویا ہے یہ وہ بھی پڑھیں گے جو مجھے نہیں جانتے اور وہ بھی جو اپنے سے جانتے ہیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ سب کو اہل بیتؑ کی مودت نجات کی توفیق دے اور اپنے والدین کی خدمت، چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کا ادب کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

آپ کی دعاؤں کا طلبگار

سید عدنان شاہد



حمد باری تعالیٰ

میرا کوئی نہیں ہے تیرے سوا ہُو اللہ
میری جھولی میں ہے اشک اور دعا ہُو اللہ

کر رہا ہوں میں تری حمد و شنا ہُو اللہ
درِ توبہ درِ مولا ہے کھلا ہُو اللہ

کیوں ترے در کے علاوہ مجھے چین آتا نہیں
تیرے ہی در پہ مرا سر ہے جھکا ہُو اللہ

بندگی میری اطاعت ہے تری ربِ کریم
میں عبادت کروں تیری ہی صدائُ اللہ

میں گنہگار شرم سار خطا کار بھی ہوں
میں معافی کا طلب گار گدا ہو اللہ

بے خبر تو نہیں ہے دل میں خیال آئے بھی
جانتا ہے مری ہر ایک صدائُ اللہ



نعتِ رسول مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ

رحمتِ دو جہاں محمدؐ ہیں
میں زمیں، آسمان محمدؐ ہیں

عشق ہے کائنات میں اللہ
عشق کے درمیاں محمدؐ ہیں

نور ہی نور راستے میں ہے
نور کے پاسباں محمدؐ ہیں

صبرا ایسا کہ جس میں عرفان ہے
سارے عالم کی جاں محمدؐ ہیں

مجھ میں عدنان کوئی خوبی نہیں
دل یہ کہتا ہے ہاں محمدؐ ہیں





محفل جمی ہوئی ہے سرائے حسینؑ میں
یوں عشق کھل گیا ہے گداۓ حسینؑ میں

بارش ہے رحمتوں کی علیؑ فاطمہؓ کے گھر
سب رنگ ہیں خدا کے رضاۓ حسینؑ میں

جس نے غم حسینؑ میں آنسو بہا دیے
 شامل ہوا ہے وہ بھی دعاۓ حسینؑ میں

دنیا کو یہ دکھانا بھی حکمت خدا کی تھی
جو ہر علیؑ کے سارے دکھائے حسینؑ میں

عدنانؑ قافلہ ہے محمدؐ کی آلؐ کا
احمدؐ پکارتے ہیں نداء حسینؑ میں





ہم پر کرم خدا کا ولادت حسینؑ کی
بھر لجئے دلوں میں محبت حسینؑ کی

بارہ امامؑ اپنی جگہ ان کا ہے مقام
لیکن جدا ہے سب سے امامت حسینؑ کی

میرے لیے مقامِ عقیدت ہے اس لیے
آنکھوں سے چوتا ہوں زیارت حسینؑ کی

خوبیوں نبیؐ کی اور علیؐ کا جلال ہے
سمجھے گا کوئی کیسے حقیقت حسینؑ کی

سب کچھ لٹا دیا ہے فقط دین کے لیے
دنیا نے دیکھ لی ہے سخاوت حسینؑ کی

عدنان پڑھ رہے ہیں وہ قرآن نیزے پر
رب کو پسند آئی عبادت حسینؑ کی



نوحہ سنا رہا ہوں میں گھر گھر حسینؑ کا
ہے فاطمہؓ حسینؑ کی ، حیدرؓ حسینؑ کا

ایسا ہے غم کہ نم ہے چرانغوں کی روشنی
عرش بریں بھی رو پڑا سن کر حسینؑ کا

گھوڑے کچل رہے ہیں محمدؐ کی آلؐ کو
قاسمؓ کے ٹکڑے ہیں کہیں اصغرؓ حسینؑ کا

نشتر سے کم نہیں ہے یہ آذان منکرو
ایسی صدا لگا گیا اکبر حسینؒ کا

عباسؒ کی وفا پہ تو حیدرؒ کو ناز ہے
تحامے علم کھڑا ہے وہ پیکر حسینؒ کا

مجھ پر کرم ہوا جو عزادر بن گیا
عدنانؔ کیسے سمجھے گا منکر حسینؒ کا



صح النور خدا آل محمد په درود
بھیجنا رب ہے سدا آل محمد په درود

باطل و حق کا تمہیں فرق سمجھنا ہے اگر
نام حیدر کا سنا آل محمد په درود

ہوئے سجدے میں سوار ان پہ حسین ابن علی
سب فرشتوں نے کہا آل محمد په درود

یہ مودت بھی عبادت ہے مری رب کے حضور
میں نے جب دل سے پڑھا آلِ محمدؐ پر درود

روشنی قبر میں ہے میری مودت کے عوض
ہر طرف پھیلا ہوا آلِ محمدؐ پر درود

کاملِ کمالی ہے محمدؐ کی امامہ علیؑ کا
یہ ہی کعبے کی قبا آلِ محمدؐ پر درود

جیسا رکھتے ہو یقین ویسا ہی ملتا ہے اجر
پوری ہوتی ہے دعا آلِ محمدؐ پر درود

سارے عالم میں ہے چرچا تری قربانی کا
ہے غمِ آلِ عبا آلِ محمدؐ پر درود



خوش ہے فلک بھی آج تو آیا حسینؑ ہے
میرے نبیؐ کی ذات کا سایہ حسینؑ ہے

مجھ سے حسینؑ ہے مرا میں ہوں حسینؑ سے
کہہ کر نبیؐ نے سینے لگایا حسینؑ ہے

آؤ کریں حساب کہ دنیا میں کس نے کب
کیسے گنوایا کس نے بچایا حسینؑ ہے

اتنی زبان درود سے ہوتی ہے تر بہ تر
جتنا یہاں کسی نے کمایا حسین ہے

ان سے کہو بچو کہ اب اسلام کے لیے
میدانِ رزمِ حق میں خود آیا حسین ہے

عدنان آخرت بھی مکمل ہے دنیا بھی
جس جس نے اپنے دل میں بسا یا حسین ہے



کعبے کی طرح دل میں اتر آئیں گے حیدر
تم دل سے پکارو گے تو گھر آئیں گے حیدر

ہو ذکرِ محمد تو سنور جاتی ہے تقدیر
ذکرِ آلِ محمد ہو جدھر آئیں گے حیدر

ہر صبح پکارو انہیں ہر شام پکارو
یہ نام خدا کا ہے مگر آئیں گے حیدر

جس جا پہ محمدؐ ہیں علیؐ ساتھ کھڑے ہیں
دنیا ہو کہ جنت ہو ادھر آئیں گے حیدرؒ

عدنانؑ سفر کرتا ہے نسبت کا اثر یوں
بارہ ہی اماموںؓ میں نظر آئیں گے حیدرؒ





سورج جہاں جھکا ہے وہ در فاطمہؓ کا ہے
نظریں جھکا کے آئیے گھر فاطمہؓ کا ہے

شبیرؓ کا جلال ، شجاعت علیؓ کی ہے
زینبؓ کی گفتگو میں اثر فاطمہؓ کا ہے

رب کا ہی راستہ ہے محمدؐ کا راستہ
اس راہ پر ہر ایک شجر فاطمہؓ کا ہے

مولائے کائنات پر رحمت خدا کی ہے
اس سلسلے کا سارا شمر فاطمہؑ کا ہے

عدنانؑ فیض آل نبیؐ کا بتا سکوں
ذکرِ حسینؑ کر تو اگر فاطمہؑ کا ہے





سلام ان پہ کہ وہ شاہِ مجتبیؑ ہیں حسن
نبیؐ کی شان ہیں اور جانِ ارتضیؑ ہیں حسن

یوں فاطمہؓ تری خوشبو حسن سے آتی ہے
خدا گواہ ہے ایمانِ ارتضیؑ ہیں حسن

علیؑ کے بعد جنہیں علم و حلم کی ہے عطا
امام حقؑ کی عبادت کی ممتنتی ہیں حسن

ظہورِ نورِ محمدؐ کے فاطمہؓ و علیؓ
ہمیں خبر ہے محمدؐ کی ملتقی ہیں حسنؓ

وہ جن کے ہونٹِ محمدؐ تھے چوتھے عدنانؓ
یہ بات جان لو گوشہءِ مصطفیؐ ہیں حسنؓ





زینبؓ نے سبھی لاشے اٹھائے سرِ مقتل
حیدرؓ کی طرح خطبے سنائے سرِ مقتل

احمدؓ نے بتایا تھا محبت کرو ان سے
امت نے وہی خیمے جلائے سرِ مقتل

جانا ہے جسے جائے ہمیں چھوڑ کے کربل
یہ کہہ کے چرانگوں کو بھایا سرِ مقتل

دو چار نہیں پورے بہتر تھے علیؑ کے
اسلام کے پرچم کو اٹھائے سر مقتل

بوڑھا یہ زمانہ ہے جو ان کی ہے قربانی
اللہ کی خاطر تھے جو آئے سر مقتل

عدنانؑ اسے مل گئی جنت کی بشارت
شبیرؓ جسے پانی پلاۓ سر مقتل



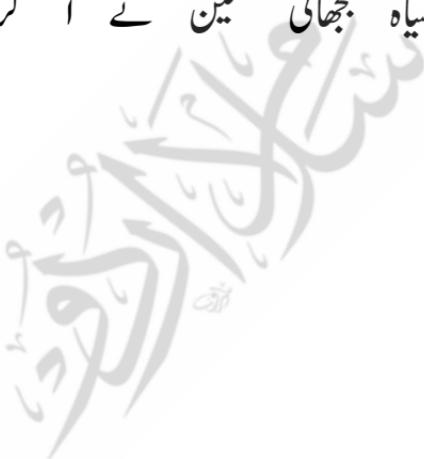
نمازِ عشق سکھائی حسینؑ نے آ کر
کہ حق کی راہ دکھائی حسینؑ نے آ کر

میں کربلا میں کئی سال رہ کے آیا ہوں
شفا سی خاک بنائی حسینؑ نے آ کر

کہ کس طرح سے بچانا ہے دین خون دے کر
یہ بات ہم کو بتائی حسینؑ نے آ کر

حسینؑ مجھ سے ہیں اور میں حسینؑ سے ہوں یہاں
نبیؐ کی بات نبھائی حسینؑ نے آ کر

نبیؐ کا نور سر کربلا ملے عدنانؑ
شپ سیاہ بجھائی حسینؑ نے آ کر





یوں آ رہی ہے مجھ کو صدا کر بلا چلو
ہو گی ہر ایک پوری دعا کر بلا چلو

جو راہ ہے علیٰ کی وہی راہِ مستقیم
کٹ کر حسینؑ نے یہ کہا کر بلا چلو

اسلام کو بھایا محمدؐ کی آلؐ نے
یہ خاک ہے سراپا وفا کر بلا چلو

قربانیاں ملیں گی مرے خاندان کی
یہ واقعہ سبھی کو بتا کر بلا چلو

پیدل چلا ہوں سوچ کے شبیر کے حضور
مجھ کو گلے سے لیں گے لگا کر بلا چلو

روکے یزید آج بھی حیدر کے نام سے
عدنان اب چلی ہے ہوا کر بلا چلو



کوفہ ہو کہ کربل ہو بہا خون علیٰ کا
اسلام کے دامن پہ سجا خون علیٰ کا

مہدیٰ بھی جب آئیں گے بتائیں گے فقط حق
مسجد ہو کہ میداں ہو گرا خون علیٰ کا

زینب ترے بابا کی عبادت کے میں صدقے
یوں رب کو پکارے ہے سدا خون علیٰ کا

کوفہ نے، مدینے نے، بغاوت کی علیؑ سے
کہتے ہیں محمدؐ ! ہے مرا خون علیؑ کا

حسنینؑ کو دیکھا سرِ مقتل کبھی زینبؓ
باطل سے ہمیشہ ہی لڑا خون علیؑ کا

دم مست قلندر میں علیؑ مولا پکاروں
عدنانؑ کی نسبت میں ملا خون علیؑ کا



بaba حسین آ و سکینہ بلا تی ہے
بھائی مرے بلا و سکینہ بلا تی ہے

اصغر کو لوریاں میں سناؤں گی رات بھر
رو کر مجھے دکھاؤ سکینہ بلا تی ہے

کچھ مانگنا نہیں مجھے بابا حسین سے
سینے پہ پھر سلا و سکینہ بلا تی ہے

اکبر کی ذات پر مری قربان جان ہے
اکبر گلے لگاؤ سکینہ بلا تی ہے

کرتی ہے ننھے ہاتھوں سے ماتم حسین کا
اک بار لوٹ آؤ سکینہ بلا تی ہے

وہ پیاس ہے لبوں پر ذرا پانی تو ملے
عباس کو بلاو سکینہ بلا تی ہے

عدنان سن رہا ہوں صدائیں حسین کی
نوحہ مجھے سناؤ سکینہ بلا تی ہے



جو محمد کی ہے صورت چلے حیدر جیسا
ڈھونڈنے سے نہ ملے گا کوئی اکبر جیسا

یہ بہاریں مجھے تکلیف بہت دیتی ہیں
پھول دیکھا نہیں میں نے کوئی اصغر جیسا

کیسے بھولے کوئی احسان بھلا زینب کا
دین پر سایہ ہے پھیلا ہوا چادر جیسا

ہائے زینب ترے دکھ درد یہاں سمجھے کون؟
حوالہ دیکھ لیا سب نے سمندر جیسا

کیوں مرے زخموں سے رستا ہے غم کرب و بلا
کیوں مجھے کہتے ہیں عدنان قلندر جیسا





فُرْتُ وَرَبُ الْكَعْبَةِ

دی صدا فزت ورب الکعبہ
تھی دعا فزت ورب الکعبہ

حق کی آواز سنی سب نے وہاں
جب کہا فزت ورب الکعبہ

جو چلا حق پہ خسارے میں نہیں
حق سدا فزت ورب الکعبہ

ابدا عشقِ محمدٰ ہے اور
انہا فزت وربِ الکعبہ

میں ہوں عدنان فدائے حیدرؒ

جب سنا فزت وربِ الکعبہ





بہت دنوں سے بلا تا ہے کربلا مجھ کو
یہ پیاس لگ رہی ہے ہونٹوں پر دعا مجھ کو

حسینؑ جب بھی پکاریں میں دوڑتا آؤں
ترے غلاموں میں شامل رکھے خدا مجھ کو

لکھا ہوا ہو جیں پر حسینؑ ابن علیؑ
یہی دعا ہے کہ یوں قبر سے اٹھا مجھ کو

یہ دل دھڑکتا ہوا ذکر انؐ کا کرتا ہے
مرے وجود سے آتی رہی صدا مجھ کو

علیؑ کے نور سے ہرشے ہے جلوہ گر عدنانؐ
نظر کہاں کوئی آتا ہے باوفا مجھ کو





مدینہ چھوڑ کے آئے تھے اک صدا کے بعد
سبھی نے دیکھ لیا دین کربلا کے بعد

یہی سبب ہے کہ قرآن اب بھی زندہ ہے
سنبحال رکھا ہے شبیر نے خدا کے بعد

وہ جن کے نام سے اللہ کر رہا ہے قبول
پکارتے ہیں حسینی انہیں دعا کے بعد

قبولیت ترے در پر خود آئے گی چل کر
پڑھو درود محمدؐ پہ النجاشی کے بعد

پکارو فخرِ محمدؐ حسینؐ ابن علیؑ
یہی وہ نام ہے ابراہیمؐ کی وفا کے بعد





یا محمد نے پکارا کیسا؟
عشق حیدر میں خسارہ کیسا؟

کر کے ماتم میں یہی سوچتا ہوں
غم شبیر ہے سارا کیسا؟

کاٹ کر سر مرا ظالم پوچھے
اور میں لوں نام دوبارہ کیسا؟

کوئی سمجھا ہے نہ سمجھے گا کوئی
دے دیا رب نے سہارا کیسا؟

خواب میں نور بلاتا ہے مجھے
مجھ کو ملتا ہے اشارہ کیسا؟

مصطفیٰ پوچھیں گے سب سے عدنان
ہے مرے نور کا تارا کیسا؟



علیٰ علیٰ مرا نعرہ ہے حق علیٰ مولا
حسین سارے کا سارا ہے حق علیٰ مولا

کہا گیا کہ عبادت ہے عشق میں یہ بھی
علیٰ کو جس نے پکارا ہے حق علیٰ مولا

نبی کے سینے پہ قرآن کو اُتارا گیا
علیٰ کو کعبہ اتارا ہے حق علیٰ مولا

کہے یتیم کسی کو کوئی تو کہنا اسے
علیٰ ہی میرا سہارا ہے حق علیٰ مولا

نبیؐ کا نور نظر آ رہا ہے حیدرؒ میں
سو میرے لب پہ دوبارہ ہے حق علیٰ مولا

جو آگہی کے لیے ڈوبے ہیں سمندر میں
اس آگہی کا کنارہ ہے حق علیٰ مولا

ہے جستجو کہ ملے راہِ مستقیم ہمیں
خدا کی رہ کا ستارہ ہے حق علیٰ مولا

کسی کی شان برابر نہیں علیٰ کے دوست
نبیؐ کی آنکھ کا تارا ہے حق علیٰ مولا

پیروں کے آبلوں میں اثر کربلا کا ہے
رخت سفر ہے پیاس، سفر کربلا کا ہے

جانے یہ کتنے سارے مسافر نگل گیا
لکھا ہوا لہو سے شمر کربلا کا ہے

چھاؤں بھی لگ رہی ہے مجھے دھوپ کی طرح
افسوس سر پہ میرے شجر کربلا کا ہے

بس احترام ہے مجھے شاہِ حسینؑ کا
مجھ سا جہاں میں شہر بدر کربلا کا ہے

خوشبو حسینؑ کی مجھے آتی ہے خاک سے
عدنانؑ سانس سانس مگر کربلا کا ہے





دل دھرتا ہوا علیٰ مولا
دے رہا ہے صدا علیٰ مولا

میری مشکل ہوئی تھی یوں آسائ
میں پکارا تھا یا علیٰ مولا

عشق کی ابتدا مرا ایمان
عشق کی انتہا علیٰ مولا

ہر فرشتے کے لب پر نامِ علیٰ
انبیا نے کہا علیٰ مولا

اس کی ہو گی قبول عرشوں پر
جس کے لب پر دعا علیٰ مولا

حقِ محمد ہیں حق علیٰ حیدر
حق ہے مجھ کو ملا علیٰ مولا

جب سے عدنانِ حق کو سمجھا ہوں
مجھ سے آئے صدا علیٰ مولا

یا نبیؐ وعدہ نجات کے لیے آیا ہوں
کیا ہے حق سب کو دکھانے کے لیے آیا ہوں

ہر فرشتہ ہے حمایت میں مرے ساتھ کھڑا
رب کا رستہ میں دکھانے کے لیے آیا ہوں

دشت ہے درد و الم کا میں نبیؐ کا بیٹا
اپنے بچوں کو سلانے کے لیے آیا ہوں

کس نے رکھا ہے محمدؐ کے گھرانے کا بھرم
اور میں امت کو بچانے کے لیے آیا ہوں

میں محمدؐ کا نواسا ہوں حسینؑ ابن علیؑ
پیاس کربل کی بجھانے کے لیے آیا ہوں





دینِ حق کی نمازِ مولा ہیں
اس حیاتی کا رازِ مولा ہیں

پچھے ہیں سب ترے نمازی اب
آگے شاہِ حجازِ مولा ہیں

کوئی سمجھا نہیں مقامِ حسین
کائناتوں کا رازِ مولा ہیں

ہے محمدؐ کو ناز حیدر پر
اور حیدرؐ کا ناز مولा ہیں

ابنِ حیدرؐ نبیؐ کے ہیں پیارے
دینِ حق کا جواز مولा ہیں

خاک اڑتی ہے عرش تک عدنانؐ
ہر شنا سے فراز مولा ہیں



جتنی توفیق ہے اتنا تو یہاں ماتم کر
میرے پیاسوں کے لیے آب رواں ماتم کر

مجھ سے زنجیر زنی کا نہ سبب پوچھو تم
قصہ شام ہے سب پر ہی عیاں ماتم کر

میری دھڑکن میں دھڑکتا ہے فقط نامِ علیٰ
میرا ایماں ہے سر نوک سنان ماتم کر

دل میں ہے سب سے زیادہ مرے شبیر کا غم
یوں مرے غم کا کسے ہو گا گماں ، ماتم کر

خون بہتا ہے مری آنکھ سے اشکوں کی جگہ
کر بلا جاری ہے ہر سمت یہاں ماتم کر

کس سے فریاد کروں جو مراغم ہے عدنان
مجھ سے تصویر نہیں ہوتی بیاں ، ماتم کر



خاکِ شفا بنا گئے کربل کی خاک کو
اپنا لہو پلا گئے کربل کی خاک کو

رو کر لپٹ گئی ہے سکینہ حسینؑ سے
کیوں بابا آپؐ آ گئے کربل کی خاک کو

امت پکارتی تھی حسینؑ آئیے یہاں
آخر حسینؑ آ گئے کربل کی خاک کو

زینب سنا رہی ہے جنہیں حال کربلا
وہ لوگ ہی تو کھا گئے کربل کی خاک کو

سجاد رو رہا ہے کہ بابا نہیں رہے
مثل قمر بنا گئے کربل کی خاک کو

نیزے پہ سر سجا لیا گیا جب حسین کا
قرآن وہ سنا گئے کربل کی خاک کو



قرآن سمجھنا ہے تو شبیر کو سمجھو
اللہ کی اس چادرِ تطہیر کو سمجھو

راہب کو نوازا گیا بیٹوں سے لگاتار
لکھی ہوئی بدلی یہاں تقدیر کو سمجھو

تکلیف بھی راحت کا سبب میرے لیے ہے
ان ہاتھوں سے لپٹی ہوئی زنجیر کو سمجھو

اکبر کی اذائسن کے لرز جاتے ہیں کافر
صورت میں محمدؐ کی ہے تصویر کو سمجھو

عدنانؐ میں زینبؑ کو بھلا کیسے دوں پرسہ
ہاتھوں میں ہے زینبؑ کے جوش مشیر کو سمجھو





کربل کو سجا�ا ہے حسینؑ ابن علیؑ نے
اسلام بچایا ہے حسینؑ ابن علیؑ نے

راضی ہوا جو رب کی رضا میں وہی حق ہے
یوں کر کے دکھایا ہے حسینؑ ابن علیؑ نے

کٹتے ہوئے عباسؑ کے ہاتھوں میں ہے پانی
اصغرؑ کو اٹھایا ہے حسینؑ ابن علیؑ نے

والعصر کہ کربل میں ہے حیدرؑ کا گیجہ
سب کچھ تو لٹایا ہے حسینؑ ابن علیؑ نے

جاں ہار کے جیتا ہے خُرا ایمان کی بازی
سینے سے لگایا ہے حسینؑ ابن علیؑ نے

کوئی نہیں عدنانؑ جو قرآن پڑھے یوں
جس طرح سنایا ہے حسینؑ ابن علیؑ نے



شبیر کون ہیں یہ بتانے کا وقت ہے
مولانا امام مہدیؑ کے آنے کا وقت ہے

خطبہ دیا تھا بنت علیؑ نے جہاں وہاں
اک دیپ آج پھر سے جلانے کا وقت ہے

منکر علیؑ کے آج بھی موجود ہیں یہاں
مولانا علیؑ کا نعرہ لگانے کا وقت ہے

کرتا ہے وار ذکرِ علیؑ ذوالفقار سا
اس سے یزیدیت کو مٹانے کا وقت ہے

مولًا خدا کا واسطہ آ جائیئے کہ اب
جلوہ علیؑ کا سب کو دکھانے کا وقت ہے

عدنانؑ وہ بلاسیں گے مجھ کو مزار پر
لکھا ہوا کلام سنانے کا وقت ہے



ہائے عباس مری پیاس بجھانے کے لیے
پیاس غازی کو رہی پانی پلانے کے لیے

کٹے بازو تبھی دانتوں سے اٹھایا ہے علم
اون حیدر ہیں کھڑے دین بچانے کے لیے

روک سکتا نہیں باطل کبھی حق کا رستہ
حق چنارب نے محمد کے گھرانے کے لیے

یا نبیٰ آلِ علیٰ دین کی خاطر ہے یہاں
کئے معصوم یہاں حق کو دکھانے کے لیے

میں تو دیوانہ ہوں غازیٰ کی وفا کا عدنان
خون دیتا ہوں چراغوں کو جلانے کے لئے





ذات رب کی سمندر کنارہ علیؑ
عشق آکر زمیں پر پکارا علیؑ
یا علیؑ یا علیؑ میرے مولا علیؑ
میرے مولا علیؑ میرے مولا علیؑ

پہلے بُت توڑ کر صاف کرنے لگا
حق کے پیانے میں جام بھرنے لگا
رب نے پھراپنے گھر میں اُتارا علیؑ
عشق آکر زمیں پر پکارا علیؑ
یا علیؑ یا علیؑ میرے مولا علیؑ
میرے مولا علیؑ میرے مولا علیؑ

ہر زمانے میں سب نام لیتے رہے
چاہے جن ہو کہ انسان کہتے رہے
ایسا مشکل گُشا ہے ہمارا علیؑ
عشق آکر زمیں پر پکارا علیؑ
یا علیؑ یا علیؑ میرے مولا علیؑ
میرے مولا علیؑ میرے مولا علیؑ

چاہے خبر ہو یا پھر امانت کا وقت
علم کی بات ہو یا سخاوت کا وقت
ہر جگہ مصطفیٰ کا سہارا علیؑ
عشق آکر زمیں پر پکارا علیؑ
یا علیؑ یا علیؑ میرے مولا علیؑ
میرے مولا علیؑ میرے مولا علیؑ

جس کا سارے جہانوں میں چرچا ہوا
دیکھنا بھی عبادت کا درجہ ہوا

حق کی پہچان ، ایمان سارا علیؑ
عشق آکر زمیں پر پکارا علیؑ
یا علیؑ یا علیؑ میرے مولا علیؑ
میرے مولا علیؑ میرے مولا علیؑ

دشت تھاریت کا میں سمندر ہوا
نام لے کر علیؑ کا قلندر ہوا
ہر مجاور یہاں ہے تمہارا علیؑ
عشق آکر زمیں پر پکارا علیؑ
یا علیؑ یا علیؑ میرے مولا علیؑ
میرے مولا علیؑ میرے مولا علیؑ



باخدا میری کل کائناتِ علیٰ
ہے عبادت یہاں کرنا باتِ علیٰ

سب مسیحا بھی لیتے ہیں ان سے دوا
میرے حسینؑ کے بابا مشکل کشا
کیا بتاؤں تجھے کیا ہے ذاتِ علیٰ
ہے عبادت یہاں کرنا باتِ علیٰ

حق کی تصویر حیدر کی صورت ملی
ہیں محمد جہاں پر وہیں پر علیٰ
کون سمجھے گا مولا صفاتِ علیٰ
ہے عبادت یہاں کرنا باتِ علیٰ

ایلیا چاہے حیدر پکارو انہیں
دل میں عدنان اپنے اُتارو انہیں
دیکھ سکتے ہو پھر مجزاتِ علیٰ
ہے عبادت یہاں کرنا باتِ علیٰ

--- تمت بالخیر ---

سید عدنان شاہد



سید عدنان شاہد

محفل جی ہوئی ہے سراءے حسین میں
یوں عشق کمل گیا ہے گدائے حسین میں

عدنان شاہد صاحب محمد بن علیؑ و آل محمد بن علیؑ کی محبت و مودت سے سرشار ہیں۔ یہ بڑے کرم کی بات ہے کہ کسی کو ان پیچوں سے نسبت ہو۔ ان کا زیادہ تر کلام ایسا ہے جو براءے سلام و قصیدہ خوانی کے ارادے سے لکھا گیا ہے جس کی وجہ سے محور کے معاملات پر کپوزیشن اور عروض پر تال غائب نظر آتی ہے لیکن عقیدت و محبت کے معاملات میں ان چیزوں کی حیثیت ثانوی ہو جایا کرتی ہے۔ ان کا ہر شعر شعیان علیؑ کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے اور والاۓ الہی بیت کی برکتوں سے سرشار ہے۔ رب تعالیٰ ان کے موزوں کلام میں مزید برکت عطا فرمائے۔

فرحت مہاس شاہ

Retail Price



500.00



urdusukhan@hotmail.com



nasirmalik.01@gmail.com



<https://twitter.com/urdusukhan>



<https://www.facebook.com/urdusukhan-136595273080951/>

ISBN



9 7 8 9 6 9 7 4 3 0 4 6 8 >

www.urdusukhan.com

ART LAND, Chowk Azam, Distt. Layyah (Punjab) Pakistan